فون نمبر ۳۵۲۶۱ ۴۸۲ رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷۶۱

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

ایڈیٹر ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم

سالانہ دوستی صرف چار روپے عہ/

فی پرچہ اٹھارہ پیسے ۱۸ء۰

ترسیل زر کا پتہ

۱۔ محمد حسین بخش علوی کاکوروی مینجر کاکوری اخبار ۳۲ امین آباد پارک لکھنؤ

۲۔ مبارک بک ڈپو نمبر ۸ روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۱

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں مینجر سے کی جائے

جلد نمبر (۳) — ۱۵ اپریل ۱۹۶۵ء مطابق ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ — شمارہ نمبر (۱۵)

غزل

(از شاعرۂ پاکستان وحیدہ نسیم صاحبہ علویہ)

ہر دل میں ذوقِ نظارا، جلووں سے نظر معمور نہیں
یہ وادیٔ ایمن وہ ہے جہاں موسیٰ ہیں ہزاروں طور نہیں

یہ کرب کی راہیں اور یہ تھکن، تھک تھک کے جو راہی بیٹھ گئے
جب ذوقِ طلب میں پاؤں بڑھے منزل نے کہا میں دور نہیں

کچھ داغ ہیں دردِ فرقت کے کچھ زخم ہیں یارِ غربت کے
ہم تیرے چمن میں صورتِ گل ہنستے ہیں مگر مسرور نہیں

ساقی کو گلہ میخواروں سے، ساقی سے گلہ میخواروں کو
رونے کی دلوں میں تاب نہیں ہنسنے کا یہاں دستور نہیں

مایوسیٔ غم سے گھبرا کر اک روز گلستاں پھونک نہ دیں
یہ تیرے گرفتارانِ چمن مجبور سہی، معذور نہیں

ٹوٹی ہوئی سانسیں الجھی ہیں امید کے بجھتے دھاگوں سے
ہے پاس کسی کے درماں کا جو مرگ ابھی منظور نہیں

روتی ہے نسیم اب ظلمتِ شب امید کی کرنیں ڈوب گئیں
یا ٹوٹ کے تارے کہتے تھے، انوارِ سحر کچھ دور نہیں

محترم آپ کا سالانہ چندہ آج ختم ہو گیا ہے مہربانی فرما کر جلد ہی دوسری قسط روانہ فرمائیے (ایڈیٹر)

مخالفین کی پہلی شکست

ایڈیٹر کے خلاف توہین کا دعویٰ

عدالت کا فیصلہ "مقدمہ قابل سماعت نہیں"

ناظرین کو یاد ہوگا کہ نومبر ۶۳ء کی اشاعت میں ایک اپیل منجانب منتظم قبرستان باغ بگلو آگرہ شریف کاکوری شائع ہوئی تھی اور چونکہ حقیقت حال سچا واقعہ اور سچی کہانی کی حیثیت رکھتی تھی۔ قدرتاً مخالفین میں ایک سرگرمی اور جھلاہٹ کی دوڑ گئی۔ قابل مشیر کاروں نے شہ دی۔ بڑے بڑے خالی دماغوں نے ہاتھ بٹایا خود میدان میں اترنے کی جرأت نے جب جواب دے دیا تب قرعۂ فال ایک مرید صادق نواب علی کے نام نکلا۔ انھوں نے ایک دعویٰ ازالۂ حیثیت عرفی کا پریم لال صاحب ایڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کر دیا۔

دعویٰ یہ تھا کہ ڈاکٹر سعید احمد نے اپنے اخبار میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں بری بری باتیں لکھیں اور ہمارے پیر کی عزت خاک میں ملا دی۔ پہلی پیشی پر قابل وکیل قاضی فاروق حسن صاحب ایڈوکیٹ نے ایک درخواست گذاری کہ "یہ مقدمہ قابل سماعت ہی نہیں ہے۔" مدعی کی طرف سے قدوائی صاحب پیروی کر رہے تھے عدالت نے دوسری تاریخ بحث کے لئے دے دی۔ ۲۰ مارچ کو عدالت نے قاضی فاروق حسن صاحب کی پیش کردہ نظائر کے تحت فیصلہ سنا دیا کہ مقدمہ قابل سماعت نہیں ہائی کورٹس کی رولنگ یہ ہے کہ کوئی کسی کی توہین کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ مرید پیر کی توہین کا۔ بیٹا باپ کی توہین کا۔ شوہر بیوی کی توہین کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ فیصلہ کا تفصیلی متن آئندہ شائع کریں گے۔

دوسرا اصل مقدمہ تصحیح کا عدالت جو زیر سماعت ہے اس لئے اس پر فی الحال کسی طرح کا اظہار خیال مناسب نہیں ہے پھر بھی اتنا خدا کا شکر ہے کہ ڈاکومنٹری ثبوت ایسے ہیں۔ جن سے کامیابی کی امید ۹۹ فیصدی ہے پھر بھی حتمی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عدالت کا فیصلہ کیا ہوگا۔

شکریہ! میں اپنے ان تمام اعزا، و احباب کا شکر گزار ہوں جنھوں نے میری جرأت کو سراہا ہے اور مجھے کامیابی کی مبارکباد دی یا دے رہے ہیں۔ میں تو اپنے ان محترم بھائیوں اور گندم نما جو فروش دوستوں کا بھی شکر گزار ہوں جنھیں نے میرے خلاف دائرے در دائرے مقدمے نکلنے نہ دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

یہ تیرگی صبح وطن یاد رہے گی
اس وقت کے ماتھے کی شکن یاد رہے گی

یہ دن تو کسی طرح سے کٹ جائیں گے لیکن
بے مہری ارباب وطن یاد رہے گی

قصۂ جانفزا.....

(آخری قسط)

لکھی ہے خونِ تمنا سے داستاں ہم نے
کسی فسانہ کا یارو یہ اقتباس نہیں

باپو جی ہمیں اس کا احساس اور علم ہے کہ آجکل سیاسی مراحل اس قدر دشوار گذار راستہ طے کر رہے ہیں۔ اور جس میں آپ کی مصروفیت غالباً ابھی آپ کو کچھ روز فرصت نہ دے پائے۔ ہم یہ سوچکر کچھ دنوں کے لئے قلم روکتے ہیں۔ کہ ہم نے اتنا مواد فراہم کر دیا ہے جو بہت کچھ کافی و وافی ہے۔ آپ یا آپ کی کمیٹی جب بھی اس پر نظر ڈالے گی وہ مجبور ہوگی اپنی اصلاح پر۔ اس دوران میں ہمیں اس کا ردعمل بھی دیکھنا ہے

روداد غم سنا کے مجھے دیکھنا یہ ہے
ہوتا ہے حسن سرگریباں کہاں کہاں

ممکن ہے اس دوران میں لیڈیانِ وطن اور وطن کا ماحول سازگار ہو جائے اور ذمہ داران کارکنان اپنی اصلاح کرلیں ورنہ پبلک اصلاحی قدم اٹھانے پر خود مجبور ہوگی۔ اور پبلک ہیجان کا روکنا ہمارے آپ کے بس کی بات نہیں۔ اس وقت تو حالت یہ ہے ؎

جنہیں رموز نگہ سکھائے جنہیں اہل نظر بنایا!
ذرا اعتبارات ملاحظہ ہو ہمیں سے آنکھیں لڑا رہے ہیں

نہ حوصلے ہیں نہ ولولے ہیں عجیب دلچسپ مرحلے ہیں
خطر ہے وحشت ہے زلزلے ہیں نیا تمدن بنا رہے ہیں

پیام آفاقیت ابھی تک جواب عالم کا منتظر ہے
زوال گر مصلحت کے حیلے سب اپنا دامن بچا رہے ہیں

ہم اتنا مزدہ ہوشیار کئے جاتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری خاموشی سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے ؎

دنیا جو اپنا دکھڑا لے کے بیٹھ جائے گی
کسی کا دکھ بھرا افسانہ سن سکیگا اگر پہلے

مراسلات

دریا گنج دہلی سے ایک خط ہمیں ۲۰ر فروری لکھا ہوا موصول ہوا موصول ہوا تھا۔ ظاہر ہے کہ مارچ کے پرچہ میں شائع نہیں ہو سکتا تھا۔ ۵ ارمارچ کی اشاعت پاکستانی ڈاک سے اتنی بھری تھی کہ کاتب صاحب کے بیان سے مضمون واپس آگیا۔ بہر حال ہمیں عزیزہ کلیما سے ان کی مرسلہ تحریر اب تک شائع نہ ہونے کی ندامت ہے ہم خط اور "الجمعیۃ کی کٹنگ" اس مرتبہ شائع کر رہے ہیں: ایڈیٹر"

"یہ آپ کو معلوم ہے کہ ثریا بنت شوکت علی مرحوم میاں دہلی یہاں دہلی میں دو اسکولوں میں پڑھاتی ہیں۔ ادیب، ادیب ماہر ادیب کامل۔ میٹرک کی سب لڑکیاں بڑے کالجوں کی ہیں جن کی ذمہ داری اس نے بذات خود لے رکھی ہے۔ سالہا سال سے وہ اپنی رات دن محنت کر کے اپنی شاگردوں کو کامیابی کا موقع دیتی ہے اس سال بھی حسب معمول نتیجہ نکلا جس میں اس کی ۸ طالبات میں سے ۷ فرسٹ ڈویژن آئی ہیں۔ فیل بفضلہ کوئی نہیں ہوئی اس کامیابی کو اسکول کے ڈائرکٹر نے "الجمعیۃ" میں چھپوایا ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس مضمون کو آپ بھی اپنے اخبار میں شائع کر دیں تاکہ اعزا کو بھی علم ہو جائے۔ معزز معاصر الجمعیۃ اپنی اشاعت مورخہ ۱۹ر فروری میں رقمطراز ہے۔

شاندار کامیابی

لائق صد تحسین ثریا عباسی کاکوروی

معاصر الجمعیۃ دہلی رقمطراز ہے۔ روز گذشتہ جامعہ اردو کے نتائج اشاعت پذیر ہوتے اسینیہ گرلس اسکول گلی قاسم جان اور بالک ماتا سنٹر مٹیا محل کے نتائج دیکھنے سے پتہ چلا کہ دونوں جگہوں پر نتیجہ سو فیصد رہا۔ اسینیہ میں چودہ طالبات نے ادیب کا امتحان دیا تھا۔ جن میں سے چار نے فرسٹ کلاس میں اور دس نے سکنڈ کلاس میں

میں کامیابی حاصل کی۔ فرسٹ کلاس میں کامیابی حاصل کرنے والی خدیجہ غفار نامی ایک ہونہار بچی دوم آئی ہے اسی طرح ادیب ماہر یا امینہ سے شامل ہونے والی دس طالبات میں سے ایک نے فرسٹ کلاس حاصل کیا اور وہ بھی دوم آئی ہے۔ آٹھ طالبات سکنڈ ڈویژن میں اور صرف ایک تیسرے درجہ میں پاس ہوئی ہے۔

بالکل ماتا سنٹر سے ادیب میں تیرہ طالبات نے شرکت کی ان میں سے ایک لاجونتی جارج نامی ہونہار عیسائی بچی نے فرسٹ کلاس حاصل کیا ہے۔ سات لڑکیاں دوسرے درجہ میں پاس ہوئی ہیں۔ ہم دو اداروں کے مستحق مبارکباد ہیں اور خصوصیت کے ساتھ دونوں اداروں کی مستحق مبارکباد ہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ دونوں اداروں کی لاصد استانی مس ڈی ایجاسی جو سابق ناظم مجلس اوقات شوکت علی عباسی کاکوروی مرحوم کی برخورداری ہیں لائق صد تحسین و مبارکباد ہیں۔ جن کی ساعی جمیلہ اور حلوا صلاحیت کے آئینہ دار دونوں اداروں کے یہ شاندار نتائج ہیں جو اظہر من الشمس ہیں۔

باب العلیٰ ۔ میرٹھ

تسلیم۔ لکھنؤ کی ایک تحریر سے آپ کی ناسازی مزاج کا حال معلوم ہوا۔ لکھنے والے نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ شاید آپ مقدمہ بازی کی بھی مشق فرما رہے ہیں۔ کسی مقدمہ میں کامیابی بھی ہوئی۔ مبارکباد قبول کیجئے اور مٹھائی بھیجئے۔ ایک سیدھی سادھی (حضرت) میاں کی گائے اگر مقدمہ بازی کی خرافات میں پڑ جائے تو اس کا کچھ بھی حشر نہ ہو تھوڑا ہے۔ زیادہ اس وجہ سے تشویش ہو رہی ہوں کہ نہیں معلوم اسباب و علل کیا ہیں۔ ایڈیٹر صاحب جیسا کہ مجھ کو بتایا گیا ہے کوئی چیز میرے کان میں نہیں پڑی۔ آپ تو شاید اس کے عادی رہے ہیں۔ ذرا ذرا سی بات نہیں۔ قلب پر ہاتھ رکھ کر بیچ جانا شیوہ مردانگی نہیں۔ مرد پیدا ہوئے ہیں تو مردوں کا ایک ظرف رکھئے "عشق می شنمند آنکہ رسوائی کند" خلوص کا دعویٰ ہے۔ اگر مخلص بنے ہیں تو یہ سب کچھ سہنا پڑیگا اعزا اور احباب کی طرف سے یہ حسن سلوک کوئی نیا نہیں ہے مگر یاد رکھئے یہ فخر آپ سے کوئی نہیں چھین سکتا کہ آپ ان کے مخلص ہیں۔ دنیا کج ہے تو بکنے دیجئے۔ پرواہ نہ کیجئے۔ اچھا کام خود اپنی جزا ہے اور انسان کا یہ احساس کہ وہ اپنا فرض ادا کر رہا ہے اس کی جنت ہے۔ اگر زندگی میں یہ تلخیاں نہ ہوں تو دنیا رہنے کی جگہ نہ رہے آپ جیسے کو تیا برتاؤ کریں گے تو آپ میں اور ان میں فرق کیا رہے گا۔ اچھا اب چھوڑیئے اس قصہ کو کیا میں امید کروں کہ آپ بفضل خیریت سے مطلع کریں گے۔ کیا یہ صحیح ہے کہ تفریحی سفر کا ارادہ ہے کیا اچھا ہوتا اگر میرٹھ تو جنیدی میں آجاتے تبھی بیاں ہوں گے۔ بہتر تو یہ ہے کہ خط کو خط ہی کی حیثیت سے فائل میں رکھئے۔ ورنہ آپ کی مرضی۔ عام رائے یہی ہے کہ نام کا اظہار مناسب نہیں۔ میں ہوں آپ کا مخلص

جواب :۔

محترم بھائی شکریہ! یاد آوری کا دریافت خیریت کا بیحد نفائح کا کس کس کا شکر ادا کروں۔ خدا جانے کس محترم نے میری خرابی طبیعت کو اتنا اچھال دیا۔ میں نے تو زبان سے کسی عزیز خاص کے سامنے تک نہیں نکالا۔ میرے قریبی دوست اس سے واقف ہیں کہ اختلاج قلب اور بلڈ پریشر کا میں پرانا مریض ہوں۔ کبھی کبھی اس میں شدت بھی ہو جایا کرتی تھی۔ اس طرف گذشتہ کئی ہفتوں سے طبیعت مضمحل ضرور زیادہ ہو گئی تھی کہ اپنے کام میں کبھی عادی نہیں رہا۔ ڈاکٹر بلگرامی اور ڈاکٹر گپتا جو میرے مزاج شناس اور دوست ہیں ان سے رجوع کیا۔ میرے معالجین کا دوستانہ مشورہ مجھی یہی ہے کہ تارک الدنیا ہو جاؤں جو میرے امکان سے باہر ہے ؎

لگتا ہوں دنیا میں ہمیشہ رنج سہتا ہے
گر بھر کیا کروں آتی اسی دنیا میں رہنا ہے

خدمت خلق کا جذبہ جو لگن ہے میری تحیٰ کشی کا ذریعہ ثابت ہو اس کو چھوڑ دوں۔ مجھ سے قریب تر رہنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ دنیا واقف ہے کہ میں نے ان تمام اصولوں کو جو میری زندگی کے

جز بن چکے ہیں بیٹھے رہ چکا ہوں فکر جگہ۔ مرحوم م

شیرازۂ خیال پریشاں ہے ان دنوں

بس اور کچھ نہیں مدیر اخبار زیادہ وضاحت سے بیان کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

بیٹھ کر خط پڑھ رہا ہوں نقل اس کی بار بار
کون سے جملے کا کن پر گیا اثر ہونے کو ہے

کراچی سے احسان احمد صاحب علوی مطلع فرماتے ہیں کہ مجھیلا پور کچھ دو اور حضرات نے چندے دیئے۔ خلیل یوسف صاحب اور حبیب افتخار صاحب جن میں ایک ایک روپیہ اسکول کا بھی شامل ہے آپ اپنے یہاں درج کر لیں۔ بعد میں ایک مکمل فہرست چندہ دہندگان کی بھیجی ہے اور لکھا ہے کہ تمام چندہ الحاج محمد حسن صاحب علوی کے پاس جمع کر دیا گیا ہے آپ اس فہرست کو اخبار میں ضرور شائع کر دیں اس سے چندہ دہندگان پر بہت اثر پڑے گا۔

محمد حسن صاحب علوی للعہ، انوار احمد صاحب علوی للعہ، حکیم نثار احمد صاحب علوی للعہ، نصیر الدین صاحب علوی للعہ، عظیم الدین صاحب علوی للعہ، بیگم احتشام علی صاحب للعہ، بیگم صباح الدین کرمانی للعہ، سجاد الحسن صاحب علوی للعہ، بیگم محب الحسن علوی للعہ، بیگم بشیر احمد علوی للعہ، سراج احمد علوی للعہ، اقبال احمد صاحب علوی للعہ، چودھری رفیق احمد صاحب عہ، خلیق احمد صاحب سعہ، محمد واثق صاحب علوی سعہ، افضل علی صاحب عباسی صہ، سرفراز الدین کرمانی صہ، سید الدین علوی صہ، شمیم احمد علوی صہ، اخلاق احمد علوی للعہ، افضال احمد علوی للعہ، حبیب انصاری للعہ، منظور علی صاحب علوی صہ، اظہر صدیقی للعہ، خلیل یوسف صاحب للعہ، حبیب افتخار للعہ، محمد نصیح علوی للعہ، اکبر علی صاحب علوی للعہ، عبد القدوس للعہ

بقیہ حالات وطن صفحہ ۲

ایک نیا عرس ایک پرانے بزرگ دوست شہید کا مزار جو دو پار بنا ہوا ہے بعض معتقدین ہر سال صرف فاتحہ کیا کرتے تھے اب کی چودہ تالاب کے جذبہ نوجوانوں نے چندہ کر کے میلہ کی بنیاد ڈالی ہے چنانچہ آج ۸ / اپریل جمعرات کو ۲ بجے سے ۴ بجے تک قرآن خوانی ہوئی بعد مغرب فاتحہ اس کے بعد محفل سماع کا بھی انتظام کیا گیا۔

اشتیاق احمد صاحب عباسی۔ بارہ بنکی کی ایک تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ موصوف کی آنکھ کا آپریشن ایم ڈی اسپتال دہرہ دون میں وہاں کے مشہور ماہر ڈاکٹر نے ۵ / مارچ کو کیا۔ آپریشن کا خدا کا شکر ہے کامیاب رہا ۲۲ / مارچ کو بارہ بنکی واپس آگئے ہیں۔

والدہ ذکی خالدی صاحب بمبئی کی ایک تحریر سے اطلاع ملی ہے کہ موصوفہ پر بلڈ پریشر کا حملہ ہوا جس سے کمزور زیادہ ہو گئیں ڈاکٹر کو رجوع کیا گیا پہلے سے حالت بہتر ہے باری تعالیٰ شفا کلی عطا فرمائے

خان بہادر نظام الدین صاحب طبیعت میں کوئی بھی فرق نظر نہیں آ رہا ہے بلکہ روز بروز طبیعت گرتی ہی جا رہی ہے شریانوں کا اثر تا بھی متکلف ہو رہا ہے گذشتہ اشاعت میں نقاہت کے عبد الحمید صاحب کو رجوع کرنے کے بارے میں لکھا تھا مگر بعد میں پھر ڈاکٹر معز الدین صاحب کو رجوع کیا گیا انہیں کی ادویات کا استعمال ہو رہا ہے ڈاکٹر حبیب علی صاحب سے بھی مشورہ لیا گیا۔ باری تعالیٰ صحت کلی عنایت فرمائے۔

بیگم عبد الواسع صاحب علوی کہا جاتا ہے کہ موصوفہ سیڑھی سے اتر رہی تھیں کہ پاؤں مڑ گیا فوری طور پر سینک کی گئی۔ معمولی دواؤں کا استعمال رہا مگر تکلیف بڑھتی ہی گئی رات جیسوں تیوں پریشانی میں کٹی صبح کو لکھنؤ لیجا کر بلرامپور اسپتال میں دکھایا گیا۔ ڈاکٹروں نے ایکسرے لیا۔ رپورٹ سے پتہ چلا کہ پاؤں کے ٹخنے کی ہڈی ٹوٹ گئی پلاسٹر چڑھا دیا گیا ہے شرف الدین صاحب کرمانی کی کوٹھی واقع گولہ گنج میں قیام ہے باری تعالیٰ صحت کلی عنایت فرمائے۔ آمین

(باقی صفحہ ۶ پر)

چھپتے چھپتے عبد الواسع صاحب علوی کی شدید علالت:۔ موصوف کو گورکھپور سے انتہائی تکلیف کی حالت میں لایا گیا۔ وہاں کے متعدد ڈاکٹروں نے دیکھا مگر کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ گورکھپور کے ڈاکٹر کا خیال ہے کہ تونج یا پتھری ہے۔ لکھنؤ لاکر کاٹیج میں داخل کر دیا گیا ہے ابھی تک کسی خاص تشخیص پر ڈاکٹر نہیں پہونچ پائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے تصدق میں ان کی تکالیف کو کم فرمائے اور صحت عنایت کرے۔

پاکستانی ڈاک

سلیم الدین صاحب علوی صاحبزادہ حاجی وحید الدین صاحب علوی کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ان کو تقریباً ایک ہفتہ سے بخار آرہا تھا زکام و کھانسی نے شدت اختیار کر رکھی تھی۔ اب خدا کا شکر ہے کہ طبیعت بہ صحت ہے اس کے علاوہ چھوٹے صاحبزادے سلطان الدین علوی کی بھی اس طرف زیادہ طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ کھانسی بخار میں کافی پریشانی اٹھانی پڑی۔ چار دن تک مسلسل چلتی رہی۔ ڈاکٹر کو دکھایا گیا جس نے مرض پر قابو پا لیا ہے۔ اب خدا کا شکر ہے کہ بہتر ہے۔

قدسیہ صاحبہ (بیگم نجیب اللہ صاحب) صاحبزادی سعید الدین صاحب علوی کے بارے میں خبر ملی ہے کہ ۸ اپریل کو لاہور سے کراچی پہونچ رہی ہیں۔

ہمیں لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ جناب حافظ راشد ابن علی صاحب مع اپنی صاحبزادیوں اور صاحبزادے سعد علوی ایمرجنسی پر پاکستان آگئے ہیں۔ ابھی معلوم ہوا ہے کہ ان کا قیام اپنے بھائی محمد میاں کے یہاں رہیگا پندرہ بیس دن کے بعد کراچی آئیں گے۔

اسی طرح مشرقی پاکستان سے ایک اطلاع محمد خالد صاحب علوی کے بارے میں ملی ہے کہ وہ بھی مع والدہ اور اہل و عیال کے ایمرجنسی پر مشرقی پاکستان ڈھاکے پہونچ گئے۔ سنا ہے کہ چند دن کے واسطے کراچی آنے والے ہیں۔

محمد طارق علوی صاحب جو ہندوستان گئے ہوئے تھے کراچی پچھلے ہفتے پہونچ گئے۔

وصیفہ سجاد علوی خبر ملی ہے کہ ۳ اپریل کو لاہور سے تقریباً دو ماہ قیام کے بعد کراچی واپس آگئی ہیں۔

ترقی:-

ہمیں مستند ذرائع سے خبر ملی ہے کہ ڈاکٹر شمسہ بانو کرمانی جن کا تبادلہ کراچی سے حیدرآباد ابھی تقریباً ۶ ماہ ہوئے ہوا تھا ڈاکٹر شمسہ بانو ابھی تک ملٹری اسپتال میں کیپٹن کی حیثیت سے کام کر رہی تھیں۔ ابھی پچھلے ہفتے ان کی اعلیٰ کارکردگی کو سراہتے ہوئے ان کو میجر کے عہدہ پر مامور کر دیا گیا ہے ہم اس ترقی پر سرفراز صاحب اور خود ڈاکٹر کرمانی، ان کی والدہ اور بہنوں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ناہید ناظمہ (صاحبزادی فدا احمد صاحب ہاشمی) کے بارے میں راولپنڈی سے اطلاع ملی ہے کہ سخت علیل ہو گئی تھیں۔ ایک ہفتہ اسپتال میں رہیں۔ اب گھر واپس آگئی ہیں۔ اور امسال دسویں درجہ کے امتحان میں شرکت کر رہی ہیں۔ اسی طرح ان کی چھوٹی بہن ریحانہ اگرچہ شدید خارش میں مبتلا ہے مگر اسی حالت میں امتحان میں شرکت کی ہے۔

افضال اصغر صاحبزادے فدا احمد صاحب نے اس سال آٹھویں درجہ کا امتحان دیا ہے۔ خدا کامیاب کرے۔

عبد القدوس صاحب کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ بحمد اللہ پہلے سے بہتر ہیں۔

شیخ کاظم رضا صاحب کی صاحبزادی بیگم حبیب احمد صاحب رزاقی ڈھاکہ سے کراچی اعزا سے ملنے کراچی آئی تھیں ۲۸ مارچ کو بذریعہ طیارہ واپس ہو گئیں۔

اے ڈی احمد صاحب مینیجنگ ڈائرکٹر پان اسلامک اسٹیم شپ کمپنی جو کمپنی کے کام سے بیروت، لندن۔ اور امریکہ گئے تھے ۱۲ مارچ کو کراچی واپس آگئے۔

ولادت زبیر احمد صاحب صدیقی کے یہاں سے خبر ملی ہے کہ ان کے گھر میں شروع فروری میں لڑکی تولد ہوئی خدا مبارک کرے۔

ڈاکٹر رضیہ اقبال (بیگم اقبال علی صاحب علوی) کے متعلق یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ موصوفہ نے اپنا ذاتی مطلب ڈرگ کالونی میں دو ماہ ہوئے شروع کر دیا ہے ڈاکٹر رضیہ اس علاقہ میں بہت ہی کامیاب ڈاکٹر ہیں۔ ہمیں یہ معلوم کر کے دلی مسرت ہوئی اور ہماری

دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ اور کامیابی عنایت فرمائے۔

کامیاب آپریشن۔ ڈھاکہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ابھی پچھلے ہفتے ثریا جبیں اہلیہ اعتقاد الحسن صاحب علوی کا اپنڈس سائیٹس آپریشن کیا گیا۔ پتہ خراب ہو گیا تھا۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ پتہ نکالنے پر اس میں سے ۱۲ عدد پتھریاں نکلیں اس کے بعد اپنڈس سائیٹس کا بھی آپریشن کیا گیا۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپریشن بہت کامیاب رہا۔

ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ اعتقاد الحسن صاحب علوی کا تبادلہ چٹاگانگ ہو گیا ہے۔

حسینہ بی بی (اہلیہ ظہور الدین احمد صاحب علوی مرحوم) کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ بغرض زیارت بیت اللہ شریف ۲۰ مارچ کو بذریعہ جہاز سفینۂ حجاج روانہ ہو گئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے ہمراہ منظر الدین احمد صاحب کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ خدا مبارک کرے۔

احسان احمد صاحب علوی سکریٹری میخانۂ ادب کراچی مطلع فرماتے ہیں کہ اب کی ماہانہ مشاعرہ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء حسب سابق نشیر لاج میں ہوگا۔ قافیہ (دعا) رکھا گیا ہے۔ شعرا سے درخواست ہے کہ مقررہ وقت پر تشریف لا کر شکر گذار فرمائیں۔

الم ناک موت

سید ہاشم رضا صاحب سندیلوی دامادِ جناب سراج احمد صاحب علوی جو لاہور کے پالی ٹکنک میں بحیثیت پرنسپل اپنے فرائض انجام دے رہے تھے ان کا زبردست حادثہ ہو گیا۔ تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ مرحوم بعد مغرب گھر سے باہر کسی کو پہونچانے کی غرض سے تشریف لے گئے تھے کہ وہ موٹر کی زد میں آکر ہلاک ہو گئے۔ مرحوم بڑے ذہین اور با اخلاق لوگوں میں تھے متعدد جگہوں پر مصروف رہ چکے ہیں۔ کراچی سیالکوٹ میں ٹکنیکل کالج کے پرنسپل رہے تھے۔

ہمیں اس جانکاہ حادثہ کا دلی صدمہ ہے ان کی بیوہ اور بچوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ ان کی بہن و بیگم سراج احمد صاحب علوی کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔ آمین۔

(بقیہ صفحہ ۵)

بیگم انعام علی لیڈی۔ ایک ماہ ہو گیا ہے کہ موصوفہ بخار میں مبتلا ہیں پہلے تو ڈاکٹر ای ائی کے زیرِ علاج تھیں مگر اب معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر صبوحی صاحب سے رجوع کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت غور سے دیکھا ان کا خیال ہے کہ پلورسی بھی بخار کے ساتھ ساتھ ہے موصوفہ کمزور بہت ہو گئیں۔ باری تعالیٰ شفا عنایت فرمائے۔

ایک شدید حادثہ:۔ راشد علی صدیقی برادر خورد طاہر علی صدیقی شیخ سعدی محلہ کاکوری جو پرتاب گڈھ میں سروس ملازم ہیں۔ صدر دفتر سے سرکاری کام سے سائیکل سے جا رہے تھے ان کو سڑک کے کنارے زخمی حالت میں قریب کے دیہاتیوں نے بیہوشی کی حالت میں اٹھا کر پرتاب گڈھ پہونچایا جہاں ہوش میں لانے کی کوششیں کی گئیں۔ وہاں کے ذمہ داروں نے ان کے بھائی طاہر علی صدیقی سے جو ٹریژری آفس لکھنؤ میں ملازم ہیں، ٹیلیفون سے رابطہ قائم کیا۔ جو فوراً روانہ ہو گئے اور ان کو ایمبولینس کے ذریعہ لکھنؤ لے آئے یہاں بارہ تیرہ ایکسرے لئے گئے آج ۸ اپریل تک ہوش میں نہ آسکے۔ ایکسرے سے پتہ چلا کہ دماغ اور ہاتھ پاؤں کی ہڈی میں فریکچر ہے میڈیکل کالج لکھنؤ میں زیرِ علاج ہیں ہوش میں آنے کے بعد مفصل رپورٹ معلوم ہوگی۔ باری تعالیٰ شفا عنایت فرمائے۔

بہار زمزمی کاکوری کو نہ بھولئے۔ سالہا سال سے آپ کی خدمت کرتی چلی آ رہی ہے نہایت شاداب اور ارزاں قلمائے اصنہ لیا کرتی ہے۔

حالات وطن

موسم:- خلاف توقع برفباری، مسلسل کئی دن کی بارش۔ موسم بہت خراب ہو گیا۔ فصل ربیع کو بعض بعض قریبی مواضعات میں کافی نقصان پہنچا۔ فصل انبہ اس مرتبہ بالکل ہی کاکوری اور مواضعات کاکوری میں ختم ہو چکی۔ بور آیا اور کثرت سے آیا۔ مگر بے وقت کی سردی نے پہلے آئے ہوئے بور کو سوخت کر ڈالا۔ رہا سہا برفباری اور بارش نے ختم کر دیا۔ باغ والوں کا کہنا ہے کہ آم روپیہ میں چار آنہ اب کی نہ ہوگا۔

آئندہ دس بارہ دن میں کچھ ممکن ہے کہ کچھ اور صحیح پتہ چل سکے اور ان بے چاروں کا کچھ آسرا بندھ جائے جن کی روزی روٹی کا صرف اسی پر دارومدار ہے بظاہر تو آسرا ٹوٹ چکا ہے۔

کاکوری اور الکٹرک:- یہ صحیح ہے جیسا کہ چیف انجینئر نے کہا تھا۔ سرعت کے ساتھ الکٹرک کا کام ہو رہا ہے کھمبے لگ گئے تار کھینچے جا رہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آخر اپریل تک پاور لگانے والوں کو پاور مل جائے۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے مگر ہم کیا چیف انجینئر سے اتنا پوچھنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ جو پول لگائے گئے ہیں وہ کسی طے شدہ نقشے کے تحت لگائے گئے ہیں یا صرف ڈسٹرکٹ بورڈ کی عام سڑک پر۔ برگد تلے سے شروع ہو کر کٹرہ بازار اور تکیہ شریف تک پول لگائے گئے ہیں۔ آدھی کاکوری بالکل خالی پڑی ہے کیا ٹاؤن ایریا چیرمین سے کوئی مشورہ نہیں لیا گیا۔ اس طرح پر ہمارے خیال میں جو سہولتیں سوچی گئی ہیں۔ وہ حاصل نہ ہو سکیں گی۔ گورنمنٹ کے نئے ایسے چوراہوں پر پول گڑوا دینا ضروری ہیں۔ جہاں بجلی لینے والے آسانی سے بجلی لے سکیں یا ٹاؤن ایریا اگر پھیلانا چاہے تو آسانی سے مقررہ جگہوں تک پہنچایا جا سکے ذمہ داران کو اسی وقت توجہ کرنی چاہئیے۔

مسودہ تیار ہو چکا تھا کہ ۸ اپریل کو روزنامہ سنتر بھارت میں ایک مضمون نظر پڑا جو خان بابا کی جن سنگھی سورما کے خیالات کا نمونہ ہے جن کو یہ پتہ نہیں کہ کمپنی نے نئی انکال پاور دینے کے لئے پول لگائے ہیں۔ جن کی درخواستیں پہلے پہنچ چکی ہیں۔ روشنی پھیلانا ٹاؤن ایریا کا کام ہے۔ مضمون نگار صاحب نے اگر نظر دوڑائی ہوتی تو ان کو پتہ چلتا کہ ابھی آدھی سے زیادہ کاکوری ویسی ہی پڑی ہے جہاں کھمبوں کا نام نہیں ہے جہاں چکیاں اور انجن ہیں وہاں پر پول لگائے گئے ہیں۔ وہ بھی صرف بڑی سڑک پر بازار کے اندر ابھی یہ خیال ہی متعصبانہ ہے کہ چند دکانوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے مگر یہ بیچارے اپنی گندی ذہنیت سے مجبور ہیں کیا کریں۔

طارق احمد صاحب علوی (ابن احمد توفیق صاحب علوی) کے بارے میں یہ پرمسرت خبر ملی ہے کہ موصوف کو انگریزی مضمون نگاری میں پورے ہندوستان میں اول انعام ملا ہے۔

راشد ابن علی صاحب اپنے صاحبزادے طارق سلمہ کے ہمراہ مغربی پاکستان مستقل ارادے سے روانہ ہو گئے۔

محمد خالد صاحب علوی بھی مع اہل و عیال پاکستان تشریف لے گئے۔

بیگم ڈاکٹر حکیم احمد اور بیگم حکیم نثار احمد صاحب علوی۔ احسن مجتبیٰ صاحب علوی کے ساتھ مغربی پاکستان گئیں اول الذکر بیگم ڈاکٹر حکیم احمد اپنے صاحبزادوں سے ملنے تشریف لے گئیں غالباً دو ڈھائی ماہ بعد واپس ہوں گی۔ بیگم نثار احمد کے ہمراہ ماسٹر اظہار الحسن صاحب مرحوم کی صاحبزادی بھی مغربی پاکستان واپس ہوئی ہیں۔

جہاز منظوری ۲۰ مارچ اتوار کے دن صبح ۹ بجے بندرگاہ بمبئی سے روانہ ہو گیا جو لوگ حجاج کو روانہ کرنے گئے تھے یعنی عطاء الرحمن صاحب اور غلام جیلانی صاحب (صاحبزادہ حکیم شکور بیگ صاحب) دونوں واپس آ گئے۔

فریدہ سلمہا انٹر کے امتحانات ختم کرنے کے بعد مع سطوت سلمہا کے وطن آ گئیں۔ غالباً تعطیل گرما وطن ہی میں گذاریں گی۔

سلائی کا مدرسہ۔ کاکوری بلاک کی طرف سے لڑکیوں کے لئے ایک سلائی کا مدرسہ کھولا گیا تھا۔ جس کے اخراجات نصف بلاک اور نصف چیرمین ٹاؤن ایریا برداشت کرتے ہیں کل ایک جلسہ اسکول عمارت میں ہوا جس میں امتحانات کی کامیابی کی سندیں چیرمین ٹاؤن ایریا کے ہاتھوں تقسیم ہوئیں اسکول میں جتنی لڑکیاں تعلیم پا رہی تھیں جس میں کل کی کل لڑکیاں کامیاب ہوئیں۔

باقی صفحہ ۵ پر

انتقال

۱۰ اپریل اتوار۔ یہ خبر پہنچی ہے کہ درگا ادھیکاری سوشل ورکر انچارج فیملی پلاننگ سنٹر کاکوری نے ایک طویل علالت کے بعد انتقال کیا۔ ہماری دلی دعا ہے کہ پرماتما روح کو شانتی دے اور ان کے ماں باپ کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔

سید احمد علوی پرنٹر و پبلشر نے سرفراز پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار پریم کاکوری سے شائع کیا۔